محبتِ اہل بیت علیہ السلام

اللہ رحیم و کریم نے اِس کائنات کی بنیاد محبت و عشق پر رکھی۔ سب سے پہلے اُس نے اپنے محبوب حضرت محمد مصطفی ﷺ سے عشق کیا کہ خود عشق، خود عاشق اور خود معشوق، پھر آپ ﷺ کے عشق میں ساری کائنات بنا ڈالی اور معیارِ ایمان و عرفان اور افعال و اعمال بھی اخلاص و محبت رکھا۔ کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ پر مکمل ہو جاتا لیکن محبتِ رسول ﷺ نے محمد رسول اللہ ﷺ کہہ کر کلمہ طیبہ اور دین کی تکمیل کی اور رہتی دنیا تک پروانۂ نجات اُس کے ہاتھ آتا گیا جو محبتِ رسول ﷺ اور محبانِ رسول سے عقیدت و محبت اور عشق بڑھاتا چلا گیا کہ

محمد ﷺ کی محبت دینِ حق کی شرطِ اوّل ہے

اِسی میں ہو گر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ سے ستر ہزار سال پہلے روحِ محمدی ﷺ کو وصلِ یار میں رکھا تب ہی حدیث شریف ہے کہ۔۔۔ ''ہم دنیا میں آنے سے پہلے بھی نبی تھے'' اور حدیثِ قُدسی ہے کہ ''لولاک لما خلقت الافلاک'' آپ ﷺ کی شان وراء الوراء ہے۔ تمام کائنات کی بخشش آپ ﷺ کے اشارے سے ہو گی۔ آدمؑ کی معافی آپ ﷺ کے نام کا وسیلہ دینے پر ہوئی، اور اولادِ آدم کیلئے ہر نماز و دُعا میں درُود لازمی وسیلہ بنا دیا تاکہ کوئی عبادت رَد نہ ہو اور درُودِ پاک ﷺ پڑھنا حکمِ خُدا اور سُنتِ الٰہی ٹھہرا جیسا کہ قرآن میں ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓىِٕكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ۭ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴿۵۶﴾ بیشک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر، اے ایمان والو! ان پر درود اور خوب سلام بھیجو (ف۱۴۶) ﴿۵۶﴾ ترجمہ: کنز الایمان۔ یہ محبت رسول ﷺ ہی ہے کہ خالقِ کائنات نے محبوب ﷺ کو مالکِ کائنات بنا دیا اور کائنات کی ہر چیز کو آپ ﷺ کے تابع کر دیا جب ہی تو کبھی آپ ﷺ پنگھوڑے میں چاند سے کھیل رہے ہیں اور کبھی جوانی میں شق القمر اور نمازِ عصر کیلئے سورج کو پلٹا رہے ہیں، کبھی درخت جڑوں سمیت آکر الصلوۃ والسلام علیک پڑھ رہے ہیں، کبھی سنگریزے آپ ﷺ کی عظمت کی گواہی دے رہے ہیں۔ قرآن ورفعنا لک ذکرک سے آپ ﷺ کی عظمت کا اعلان کر رہا ہے اور خالق تنبیہہ فرما رہا ہے کہ ''خبردار !میرے محبوب کی بارگاہ میں اپنی آواز بلند نہ کرو ایسا نہ ہو تمہارے تمام اعمال ضائع ہو جائیں اور تمہیں خبر بھی نہ ہو'' پھر درُود شریف کو قربِ رسول ﷺ اور اتباعِ رسول ﷺ کو قربِ خداوندی کا ذریعہ بنایا۔ صحابہ کرامؓ کی تمام زندگی اتباعِ رسول

ﷺ اور محبت رسول ﷺ سے سرشار ہے۔ دین محبتِ رسول اور فنافی الرسول کا نام ہے۔ تبھی صحابہؓ آپ ﷺ پر ہمہ وقت خود کو اور اپنی ہر متاع کو قربان کرنے کیلئے تیار رہتے۔

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم

خدا چاہتا ہے رضائے محمد ﷺ

دین کی تکمیل یکبارگی سے نہیں ہوئی بلکہ جیسے جیسے ایمان دِلوں میں جگہ بناتا گیا ویسے ویسے احکاماتِ خداوندی نازل ہوتے رہے۔ پہلے صرف کلمہ کی دعوت دی گئی پھر نماز کا حکم آیا۔ پھر حالتِ نماز میں نشہ کی ممانعت ہوئی پھر شراب و نشہ حرام قرار پایا پھر روزے کا حکم آیا۔ آغاز میں روزہ مغرب سے مغرب تک چوبیس گھنٹے کا تھا پھر صبح صادق سے مغرب تک ہوا جیسے موجودہ صورت ہے۔ اِسی طرح پہلے بُت پرستوں کو توحید کا درس دیا پھر حالتِ قلب دیکھ کر محبتِ رسول ﷺ کے احکامات جاری ہوئے۔

رسولِ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْن یعنی کوئی شخص اس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتا جب تک میں اس کے نزدیک اس کے ماں باپ، اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب (یعنی پیارا) نہ ہو جاؤں۔ (بخاری، ج1، ص17، حدیث:15)۔ پھر آغوشِ محبتِ رسول ﷺ میں پروان چڑھنے والوں کے لئے اہلِ بیت علیہ السلام کی محبت کا حکم آیا۔ ترجمہ:۔ اللہ نے فرمایا "اے میرے محبوب ﷺ! اِن سے فرما دیجئے کہ میں تم سے (دعوت و تبلیغ کا) کوئی معاوضہ طلب نہیں کرتا مگر یہ کہ تم میری قرابت (اہلِ بیت علیہ السلام) سے محبت کرو" (پارہ 25 سورۃ الشوریٰ آیت 23) جب یہ آیتِ مودّت نازل ہوئی تو حضور ﷺ سے دریافت کیا گیا۔ اے اللہ کے رسول ﷺ! وہ آپ ﷺ کے قریبی کون ہیں جن کی محبت ہم مسلمانوں پر واجب ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا "علی علیہ السلام

، فاطمہ سلام اللہ علیہا اور اُن کے دونوں بیٹے (تفسیر روح المعانی حصہ 25 صفحہ 31، تفسیر روح البیان جلد 8 صفحہ 311) حضرت عبد اللہ بن عباس سے مروی ہے کہ سیدِ عالم ﷺ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ سے محبت کرو وہ تمہیں نعمتوں سے غذا عطا فرماتا ہے اور مجھ سے اللہ تعالیٰ کی خاطر محبت کرو اور میری اہلِ بیت سے میرے سبب محبت کرو (ترمذی شریف جلد 2 صفحہ 219) حضرت ابو ذرؓ نے کعبہ شریف کا دروازہ پکڑ کر فرمایا کہ ارشادِ نبوی ﷺ ہے کہ "خبردار! کہ میری اہلِ بیت کی مثال کشتی نوحؑ کی طرح ہے جو اِس میں سوار ہو گیا وہ ہلاک ہونے سے بچ گیا اور جو اِس سے پیچھے رہ گیا وہ ہلاک ہو گیا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دن

حضور ﷺ باہر نکلے اِس حالت میں کہ آپ کے اُوپر کالا کمبل تھا۔ پس حضرت امام حسن علیہ السلام وہاں آ گئے تو آپ ﷺ نے اُن کو کمبل میں داخل کر لیا۔ پھر حضرت امام حسین علیہ السلام تشریف لائے اور وہ بھی اِس کمبل میں داخل ہو گئے پھر خاتونِ جنت حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا تشریف لائیں تو رسولِ اکرم ﷺ نے اُن کو بھی اِسی کمبل میں داخل کر لیا اور پھر حضرت علی علیہ السلام تشریف لائے تو آپ ﷺ نے اُن کو بھی اِسی کمبل میں داخل کر کے یہ آیت تلاوت فرمائی۔

إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا ﴿٣٣﴾

ترجمہ: کنزالایمان۔ اللہ تو یہی چاہتا ہے، اے نبی کے گھر والو! کہ تم سے ہر ناپاکی دور فرما دے اور تمہیں پاک کر کے خوب ستھرا کر دے (پارہ 22 سورۃ احزاب آیت 33)

اور آپ ﷺ نے عرض کی کہ اے میرے اللہ! یہی میری اہلِ بیت ہیں پس تو اِن کو پاک کر دے اور اِن سے نجاست دور کر دے۔ (تفسیر خازن جلد 3 صفحہ 449) حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسولِ کریم ﷺ جب فاطمۃ الزاہرا سلام اللہ علیہا کے دروازے کے پاس سے نمازِ فجر کیلئے گُزرتے تو بلند آواز سے فرماتے الصلوٰۃ یا اہل البیت الصلوٰۃ۔۔۔ نماز کا وقت ہے اے اہلِ بیت نماز پڑھو۔ اللہ تعالیٰ تو یہی چاہتا ہے اے نبی کے گھر والو تم سے دور کر دے ہر قسم کی ناپاکی اور تمہیں پوری طرح سے پاک و صاف کر دے۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب عیسائیوں کا مقابلہ کرنے کے لئے آیت مباہلہ نازل ہوئی تو نبی پاک ﷺ نے حضرت علی علیہ السلام، فاطمہ سلام اللہ علیہا، حسن علیہ السلام و حسین علیہ السلام کو بلایا اور فرمایا۔

اے میرے اللہ! یہ میری اہل بیت ہیں (مسلم شریف جلد 2 صفحہ 283)

جب مباہلے کیلئے آپ ﷺ حضرت امام حسن و حسین علیہ السلام کی انگلی پکڑی، آپ ﷺ کے پیچھے حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا اور اُنکے پیچھے حضرت علی علیہ السلام میدان میں تشریف لائے تو بے اختیار عیسائی قافلے کا سردار پکار اُٹھا کہ میں ایسی نورانی صورتیں دیکھ رہا ہوں کہ اگر یہ پہاڑوں کو حکم دیں تو وہ بھی اپنی جگہ سے ہٹ جائیں اور اگر اُنہوں نے بددُعا کر دی تو پھر قیامت تک زمین پر کوئی عیسائی نہیں رہے گا۔ پھر نجران کے عیسائی اہلِ بیت کی نورانی صورتیں دیکھ کر ہی میدان سے بھاگ گئے (ترمذی شریف جلد 2 صفحہ 214)

بیدَم یہی تو پانچ ہیں مقصودِ کائنات

خیر النسأؓ، حسینؓ و حسنؓ، مصطفیؐ، علیؓ

دشمنانِ اسلام اور بغضِ اہلِ بیت رکھنے والے اسلام میں طرح طرح کی سازشوں کے ذریعے جان نثارانِ مصطفی ﷺ و جانثارانِ اہلِ بیت کے دِلوں سے محبت رسول ﷺ و محبت آلِ رسول کو مٹانے کیلئے طرح طرح کے جال بچھاتے رہتے ہیں اور ازلی بدبخت روحیں اُن منافقین کا آلہ کار بن کر اِس سازش میں مصروف رہتی ہیں۔ اپنے اِن مذموم عزائم کی تکمیل کے لئے کبھی وہ شانِ اہلِ بیت و اولیاءِ اکرم کے اسباق تعلیمی نصاب متروک کرا دیتے ہیں اور کبھی اپنی تقاریر و لٹریچر میں یزید پلیت کو حق پر ثابت کرنے کی ناپاک جسارت کرتے ہیں۔ بھلا جسے شیر خدا کا لقب عطا ہوا ہو، جن کی تلوار آسمان سے آئے، جو فاتح خیبر ہو، جن کو حضور ﷺ کے بستر پر شبِ ہجرت استراحت کی سعادت ملی ہو، جن کے پاس دامادِ رسول اللہ ﷺ کا شرف ہو، جو باب العِلم ہوں، اُن کو اور اُن کی اُولاد کو دُوشِ رسول ﷺ کی سعادت حاصل ہو، جن کی ادائیگی نماز کے لئے سورج کو واپس پلٹایا گیا ہو اور جن کو رسول اللہ ﷺ اپنا بھائی اور مددگار کہیں۔ اُن کی ولایت، سچائی اور صداقت میں کون شک کر سکتا ہے۔ سب مردانِ حق پرست، پیرانِ عظام، عاشقانِ خُدا، غوثانِ زمان اور صاحبانِ ایمان کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت علی علیہ السلام منبع ولایت ہیں اِسی لئے کوئی پیر، ولی، غوث، قطب، درویش، فقیر اُس وقت تک نہیں بن سکتا جب تک وہ غلامیٔ علی نہ کرے اور قدمِ علی علیہ السلام نہ چومے اور اِذنِ علی علیہ السلام حاصل نہ کرے اور مُہرِ علی علیہ السلام نہ لگوائے۔

فرمانِ نبی ﷺ ہے۔ ''من کنت مولی فھذا علی مولی''۔ جس کا میں مولا اُس کا علی مولا۔ علی حق کے ساتھ ہے اور حق علی کیساتھ ہے (ترمذی جلد 31 صفحہ 168) جس نے علی سے دشمنی کی، اُس نے مجھ سے دشمنی کی۔ اے علی! مومن کے علاوہ کوئی تجھ سے محبت نہیں کر سکتا اور منافق کے علاوہ کوئی تم سے بغض نہیں رکھ سکتا۔ (صحیح ترمذی جلد 13) علی کا چہرہ دیکھنا عبادت ہے اور میں علم کا شہر ہوں اور علی اُس کا دروازہ ہیں۔ میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں۔ اگر تم اُن سے وابستہ رہے تو میرے بعد کبھی گمراہ نہیں ہو گے۔ ایک اللہ کی کتاب اور دوسری میری (عترت) اہلِ بیت۔

فرمانِ علی علیہ السلام ہے۔ میں رسول اللہ ﷺ کا بھائی، سب سے پہلا مسلمان، بتوں کو توڑنے والا اور اسلام مخالفوں کا قلع قمع کرنے والا ہوں۔ پوچھو مجھ سے اے زمین والو! مجھے آسمان کے تمام علوم اور راستے معلوم ہیں۔ آپ علیہ السلام نے اپنے سینے کی

طرف اشارہ کر کے فرمایا۔ یہاں علم ٹھاٹھیں مار رہا ہے اور اِس کے طلب گار بہت کم ہیں اور عنقریب تم مجھے کھو کر پشیمان ہو گے۔نہ تو میں نے کبھی جھوٹ بولا اور نہ ہی میری باتوں کو جھٹلایا گیا۔نہ میں کبھی گمراہ ہوا اور نہ میری وجہ سے کوئی دوسرا گمراہ ہوا۔

سید الانبیاء ﷺ کی پاک بیٹی ،سید الاولیاء علیہ السلام کی محترم بیوی اور سید الشہداء علیہ السلام کی معزز ماں ،خاتونِ جنت سیدۃ النساء حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا، آپ سلام اللہ علیہا فاطمہ ،بتولِ زہرا، ذکیہ اور راضیہ ،زاکیہ ،طاہرہ اور مطہرہ کے پاک اِسموں سے مشہور ہیں۔ آپ سلام اللہ علیہا جگر گوشہ رسول ﷺ، اہلِ بیت اطہار کی عزت ،سلطنت اسلام کی مقدس شہزادی ،چادرِ تطہیر کی مالکہ ، جنتی عورتوں کی سردار، رجس و نجس (پلید و ناپاک) سے مبرا اور حیض و نفاس سے پاک ، آیت تطہیر کی تفسیر ،سیرتِ محمد ﷺ کا عکس ، پیکرِ شرم و حیا، عفت و عظمت اور تقویٰ و طہارت میں بے مثال، عظمتِ صبر و رضا اور شانِ جود و سخا، آپ سلام اللہ علیہا کی عظمت کی دلیل کہ حضور ﷺ نے فرمایا۔" فاطمہ میری جان کا ٹکڑا ہے جس نے انہیں ایذا پہنچائی گویا اُس نے مجھے ایذا پہنچائی اور جس نے اِن سے بغض رکھا، اُس نے میرے ساتھ بغض و کینہ رکھا"۔

آپ ﷺ جب کبھی سفر پر تشریف لے جاتے تو آخر میں بسبب کمالِ محبت حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے گھر تشریف لے جاتے اور سفر سے واپسی پر ملاقات کے سبب، سب سے پہلے سیدۃ النساء حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے پاس تشریف لے جاتے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ایک دفعہ کسی نے سوال کیا" سرورِ کائنات ﷺ کو کس سے زیادہ محبت ہے ؟تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا کہ تمام فرقہ نساء میں جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا سے اور مردوں میں اُن کے شوہر حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے۔

حضور ﷺ کا تبلیغ میں ساتھ نبھانے والی ،شعبِ ابی طالب میں 3 سال مصیبتوں اور سختیوں کو استقامت سے برداشت کرنے والی، چکی پیس کر شہزادوں کی پرورش کرنے والی، عبادت میں گریہ و زاری کرنے والی، شوہر کے دُکھ سُکھ کا خیال کرنے والی ،مسکین اور یتیم و اسیر پر مہربانی کرنے والی تھیں۔

حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ فاطمہ سلام اللہ علیہا تمام رات عبادت میں مصروف رہتیں اور حضرت امامِ حسن علیہ السلام فرماتے ہیں کہ آپ سلام اللہ علیہا دُعا میں سب کے لئے دُعا فرماتیں مگر اپنے لئے کچھ نہ مانگتیں۔ ایک مرتبہ سرورِ عالم ﷺ نے حضرت فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا سے پوچھا" بیٹی !ذرا بتاؤ تو عورت کی سب سے اچھی صفت کونسی ہے

؟ آپ سلام اللہ علیہا نے جواب دیا ”عورت کی سب سے اچھی صفت یہ ہے کہ نہ وہ کسی غیر مرد کو دیکھے اور نہ کوئی غیر مرد اس کو دیکھے۔ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بعض صحابہؓ کے گھروں کے دروازے مسجدِ نبوی ﷺ میں کھُلتے تھے ۔ آپ ﷺ نے ایک مرتبہ فرمایا کہ فاطمہؓ کے گھر کے سوا ایسے تمام دروازے بند کر دیئے جائیں۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ آپ سلام اللہ علیہا کے اور آپ سلام اللہ علیہا کے گھرانہ کے لئے آیت مبارکہ نازل ہوئی۔ آپ سلام اللہ علیہا نے حالتِ روزہ میں افطار کے وقت فقیر کو کھانا دیا اور خود فاقہ سے رہیں ترجمہ:۔ اور وہ اللہ کی راہ میں مسکین، یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں (القرآن)۔

بقول علامہ اقبال:۔

نورِ چشم رحمتہ للعالمین آں امامِ اولین و آخرین

وہ رحمتہ اللعالمین ﷺ کی نورِ چشم ہیں جو تمام اولین و آخرین کے امام ہیں۔

بانوئے تاجدار ”ہل اتیٰ“ مرتضیٰ مشکل کشا شیر خدا

زہراؑ بیوی ہیں اُس کی جسے ہل عطا کا تاج ملا جو چناہوا مشکل کشا اور شیر خدا ہے۔

سیرت فرزندہا از اُمھات جوھرِ صدق وصفا از اُمھات

بیٹوں کی سیرت ماں سے ہی ماخوذ ہوتی ہے۔ سچائی اور ایمان داری کا جوھر ماں سے ہی ملتا ہے۔

مزرع تسلیم را حاصل بتول مادراں را اُسوۂ کامل بتول

اور بتول اللہ کی بارگاہ میں تسلیم کا نمونہ ہیں۔ ماؤں کے لئے بتول اسوہ کامل ہیں اور اس پیکرِ وفا اور شرم و حیاء نے بارگاہِ الٰہی میں سر بسجود ہو کر عرض کی۔ اے میرے پروردگار! بحرمتِ مصطفیٰ ﷺ میری تمام خطائیں معاف فرما اور میرے خالقِ کائنات میں تیرے محبوب کی بیٹی ہوں اور جب سے میں نے ہوش سنبھالا ہے۔ میری آنکھوں نے سوائے علی کے اور کسی کو نہیں دیکھا۔ اِس لئے میرے مولا! اگر میری جان قبض کرنے کیلئے عزرائیل کو بھیجے گا تو مجھے کوئی عُذر نہ ہو گا لیکن میرے پردے میں ضرور فرق آ جائے گا۔ اِس لئے تیرے دربارِ لطف و کرم میں میری یہ التجاہے کہ میری روح تو آپ خود ہی قبض کرنا۔ چنانچہ حضرت زہرا سلام اللہ علیہا

کی یہ التجابار گاہِ رب العزت میں قبول ہوگئی اور خداوند تعالیٰ نے اس پیکرِ شرم وحیاء کی روحِ مبارک خود قبض فرمائی اور اس طرح اِس شان سے جگر گوشۂ رسول 3 رمضان المبارک سنہ 12 ہجری کو اس دارِ فانی سے دار البقاء کی طرف رحلت فرما گئیں۔

اناللہ وانا الیہ راجعون

حضرت امام حسنین کریمین علیہ السلام روئے زمین و ہفت اِفلاک کے دامن میں ایثار و محبت ،وفاو قربانی اور جودوسخا کا وہ خزانہ رحمت ہیں جنکی مثل و مثال ملنا ناممکن ہے ۔کائنات کی محبوب ترین ہستی کے محبوب اور نواسۂ رسول ہونے کا شرف ،نوجوانانِ جنت کے سردار ہونے کا شرف ،شیر خُدا ،حیدرِ کرار ،فاتح خیبر ،مولودِ کعبہ و دامادِ رسول ﷺ کے فرزند ،اوّل سلطان الفقر ، جگر گوشۂ رسول، خیر النساء حضرت بی بی فاطمتہ الزہرا سلام اللہ علیہا کے لعل اور شہادتِ عظیم کے لئے خدائے بزرگ و برتر کا انتخاب ۔جن کے نامِ نامی اسمِ گرامی بھی جبرائیلؑ کے ذریعہ خُدا نے آسمان سے بھجوائے جن کے عید کے لباس بھی جنت سے منگوائے گئے جنکی سواری خود امام الانبیاء ﷺ بنے ،جنکی خاطر سرکار ﷺ نے اپنے سجدے طویل کر دیئے۔اِن کے مرتبے و بزرگی کا آپ کیا اندازہ لگائیں گے کہ سر نیزے پر بھی کلمہ حق بلند کر رہا ہے اور اپنا سب کچھ راہِ اللہ میں قربان کر کے دینِ اسلام کی آبیاری کر رہا ہے۔ فرمانِ رسول ﷺ ہے:۔"جس شخص نے حسن و حسین علیہ السلام، علی علیہ السلام اور فاطمہ علیہ السلام کو محبوب رکھا۔اُس نے مجھے محبوب رکھا اور جس نے ان سے عداوت رکھی ،اُس نے مجھ سے عداوت رکھی۔ فرمایا" حسین منی وانا من الحسین "کہ حسین علیہ السلام مجھ سے ہیں اور حسین علیہ السلام سے ہوں اور پھر فرمایا" جو حسین علیہ السلام سے محبت رکھتا ہے، اللہ اُس سے محبت رکھتا ہے "۔ آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیارے حبیب ﷺ کے صدقے سے اہلِ بیتِ اطہار کے دامنِ رحمت سے ہمیشہ کی وابستگی ،صحبت و محبت عطا فرمائے۔

الٰہی بحق بنی فاطمہ کہ بر قولِ ایماں کنی خاتمہ اگر دعوتم رد کنی ور قبول من و دست و دامانِ آلِ رسول ﷺ

تحریر:۔ سید اطہر حسین شاہ بخاری (فیصل آباد)